www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the watermark

نمبر شمار	عنوان	الفاظ متعلقہ
۱۰	جلدی کرنا	س اور سوف۔ سَرَعَ۔ عَجَّلَ اور اِسْتَعْجَلَ۔ بدر۔ فور (۵)
	جلنا۔ جلانا	دیکھیے "آگ"
۱۱	جماعت	جمع اور جمیع۔ رَھط۔ شِرزِمۃ۔ عَصْبَۃ۔ طائفۃ۔ فِئۃ۔ فِرقۃ۔ ثُلّۃ۔ زُمرۃ۔ عِزِین۔ حِزب۔ مَعشَر۔ ثَقلان۔ اُمّۃ (۱۴)
۱۲	جماعت (جانوروں کی)	رَکب۔ خَیل۔ غَنَم۔ ابابیل (۴)
۱۳	جن	جِنّ اور جِنّۃ۔ شیطان۔ مارِد۔ خَنّاس۔ عِفرِیت (۵)
۱۴	جنت اور اس کے مختلف نام	جنّت۔ جنّت عدن۔ جنّۃ الفردوس۔ جنّۃ النعیم (۴)
۱۵	جنگ	حرب۔ قتال۔ زَحف۔ باس۔ جِہاد۔ غَزٰی (۶)
۱۶	جننا	وَضَعَ۔ وَلَدَ (۲)
۱۷	جواب دینا	اَجَابَ۔ رَجَعَ۔ اَفتٰی (۳)
۱۸	جوانی	حُلُم۔ اَشُدّ (۲)
۱۹	جوڑا	زَوج۔ شَفع (۲)
۲۰	جوڑنا	وَصَلَ۔ خَصَفَ۔ رَصَّ (۳)
	جوش مارنا	دیکھیے "ابلنا"
۲۱	جہاں جہاں کہیں	حَیثُ۔ حَیثُمَا۔ اَینَمَا (۳)
۲۲	جھڑکنا	زَجَرَ اور اِزدَجَرَ۔ نَہَرَ (۲)
۲۳	جھکنا (مائل ہونا)	مَالَ۔ جَنَحَ۔ عَنَا۔ صَغَا۔ رَکَنَ۔ مَادَ۔ خَشَعَ۔ ذَلَّ۔ عَالَ۔ دَنٰی۔ جَنَفَ۔ صَبَا (۱۲)
۲۴	جھکانا	خَفَضَ۔ غَضَّ۔ رَکَعَ۔ نَکَسَ (۴)

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوان	الفاظ متعلقہ
۲۵	جھگڑنا	شَجَرَ۔ تَنَازَعَ۔ حَاجَّ۔ جَدَلَ۔ مَارَ۔ خَصَمَ۔ لَدَّ۔ تَشَاکَسَ (۸)
۲۶	جھوٹ	کِذب۔ بَاطِل۔ زُور۔ اِفک (۴)
۲۷	جھوٹ بولنا یا بنانا	کَذَبَ۔ اَفَکَ۔ تَقَوَّلَ (۳)
۲۸	جھٹلانا	کَذَّبَ۔ اَبطَلَ (۲)
	جینا	دیکھیے زندہ ہونا۔ رہنا

چ

نمبر شمار	عنوان	الفاظ متعلقہ
۱	چابی (کنجی)	مَقَالِید۔ مَفَاتِح (۲)
۲	چادر	خُمُر۔ جَلَابِیب (۲)
۳	چارہ	مَرعٰی۔ اَبّ۔ عَصف (۳)
۴	چاند	قمر۔ ہلال (۲)
۵	چاہنا	شَاءَ۔ اَرَادَ۔ اِشتَہٰی۔ بَغٰی اور اِبتَغٰی۔ رَغِبَ (۵)
۶	چپ ہونا۔ رہنا	سَکَتَ۔ صَمَتَ۔ اَنصَتَ (۳)
۷	چراغ	مِصبَاح۔ سِرَاج (۲)
۸	چرانا	رَعٰی۔ اَسَامَ (۲)
۹	چڑھنا	عَرَجَ۔ رَقِیَ۔ صَعِدَ۔ ظَہَرَ۔ رَھِقَ۔ تَسَوَّرَ (۶)
۱۰	چشمہ	عَین۔ یَنبُوع۔ سَرِی (۳)
۱۱	چشمہ کا پھوٹنا اور بہنا	فَارَ۔ نَضَخَ۔ اِنبَجَسَ۔ اِنفَجَرَ اور فَجَّرَ۔ سَالَ۔ جَرٰی۔ فَاضَ (۸)
۱۲	چلنا	مَشٰی۔ دَبَّ۔ اِنطَلَقَ۔ سَلَکَ۔ سَرَبَ۔ سَرٰی۔ دَأَبَ۔ مَضٰی۔ نَقَّبَ۔ سَارَ۔ قَصَّ۔ رَحَلَ (۱۲)
۱۳	چلانا	سَاقَ۔ حَرَّکَ۔ اَزجٰی۔ سَلَکَ۔ سَیَّرَ۔ اَسرٰی (۶)
۱۴	چلانا (چیخنا)	نَعَقَ۔ صَدَّ۔ جَأَرَ۔ اِصطَرَخَ۔ صَرَّۃ (۵)
۱۵	چمٹنا	اَلحَفَ۔ لَزِبَ۔ لَزِمَ (۳)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَشْقٰهَا (۹۱/۱۲) ان میں ایک نہایت بدبخت اٹھا۔

۲۔ نَشَرَ (۱) مُردوں کا قبروں سے اٹھ کر پھیل جانا (کما مرّ) (۲) اٹھ کر نکل کھڑا ہونا۔

(۱) وَلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا (۲۵/۳) نہ مرنا ان کے اختیار میں ہے اور نہ جینا اور نہ (مرکر) اٹھ کھڑے ہونا۔

(۲) هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا۔ (۲۵/۴۷) اور وہی تو ہے جس نے رات کو تمہارے لیے پردہ اور نیند کو آرام بنایا اور دن کو اٹھ کھڑے ہونے کا وقت ٹھہرایا۔

۳۔ نَشَزَ: کسی تحریک یا تحرک کی وجہ سے اٹھنا۔ (کما مرّ)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا (۵۸/۱۱) اے ایمان والو! جب تمہیں مجالس میں کھل کر بیٹھنے کو کہا جاتے تو کھل کر بیٹھو خدا تم کو کشادگی بخشے گا اور جب کہا جاتے کہ اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہوا کرو۔

۴۔ قَامَ: بیٹھے ہوئے یا لیٹے ہوئے آدمی کا اٹھ کھڑا ہونا یا چلتے چلتے کھڑے ہونا سب کے لیے آتا ہے۔ گویا کھڑا ہونا کے لیے بالعموم استعمال ہوتا ہے۔ اب مثالیں دیکھئے:

(۱) اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا۔ (۳/۱۹۱) وہ لوگ جو کھڑے اور بیٹھے خدا کو یاد کرتے ہیں۔

(۲) يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ (۷۴/۱-۲) اے (محمدؐ) جو کپڑا لپیٹے پڑے ہو اٹھو اور ہدایت کرو۔

(۳) كُلَّمَاۤ اَضَاۤءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ وَاِذَاۤ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا (۲/۲۰) جب بجلی (چمکتی اور) ان پر روشنی ڈالتی ہے تو اس میں چل پڑتے ہیں اور جب اندھیرا ہو جاتا ہے تو کھڑے کے کھڑے رہ جاتے ہیں۔

ماحصل: (۱) انبعث: اٹھ کر تنہا کسی مقصد کے لیے روانہ ہو جانا کے لیے۔

(۲) نشر: اٹھنا اور پھیل جانا۔

(۳) نشز: کسی تحریک کی بنا پر اٹھ جانے کے لیے۔

(۴) قام: کسی بھی حالت کے بعد کھڑا ہونا۔ عام ہے۔

۹۔ اجازت لینا

اجازت لینے کے لیے اِسْتَاْذَنَ (اذن) اور اِسْتَاْنَسَ (انس) کے الفاظ آتے ہیں۔

۱۔ اِسْتَاْذَنَ: اذن (بمعنی اجازت یا منظوری) سے مشتق ہے۔ اِسْتَاْذَنَ بمعنی منظوری حاصل کرنا کسی کام کے لیے اجازت چاہنا اور اِسْتَاْذَنَ عَلَيْهِ بمعنی اندر آنے کی اجازت طلب کرنا۔ (منجد) ارشادِ باری ہے:

لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ جو لوگ خدا اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ وہ تو آپ سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُنْبَثًّا (۵۶/۶) غبار ہو کر اُڑنے لگیں۔

۲۔ اِنْتَشَرَ: نشر کے معنی پھیلانا اور مشہور کرنا (م۔ ل) اور اِنْتَشَرَ کے معنی کسی مجمع یا جلوس وغیرہ سے لوگوں کا اُٹھ کر چلے جانا اور اپنی اپنی راہ لینا۔ ارشادِ باری ہے:

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ (۶۲/۱۰) پھر جب نماز (جمعہ) ہو چکے تو اپنی اپنی راہ لو۔ اور خدا کا فضل (معاش) تلاش کرو۔

۳۔ اِنْفَضَّ: فَضَّ کے معنی کسی چیز کو اس طرح توڑنا کہ وُہ الگ الگ ہو جائے اور اِنفِضاض بمعنی شیشہ وغیرہ کے ٹکڑے ٹوٹ ٹوٹ کر الگ الگ ہوتے جانا (م۔ ل) ہے۔ گویا اِنْفَضَّ کے معنی کسی چیز کے سب کے سب اجزاء کا پراگندہ ہونا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا ِۨانْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا۔ (۶۲/۱۱) اور جب یہ لوگ سودا بکتا یا تماشا ہوتا دیکھتے ہیں تو ادھر بھاگ جاتے ہیں اور تمہیں (کھڑے کا) کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔

۴۔ اِنْتَثَرَ: نَثَرَ ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو کسی چیز سے جھڑ کر پراگندہ ہو جائے۔ اور اِنتِثار ناک جھاڑنے کو کہتے ہیں۔ (م ل) ابن فارس نثر کے معنی کسی متفرق چیز کو نیچے ڈال دینا لکھتے ہیں۔ ان کے اپنے الفاظ میں کلمة تدل علی القاء شیءٍ متفرقٍ (م۔ل) اور نثر غیر منظوم عبارت کو بھی کہتے ہیں۔ نیز انتثر صرف غیر جاندار کے لیے آتا ہے:

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ (۸۲/۲) جب آسمان پھٹ جائے گا اور تارے جھڑ جائیں گے۔

۵۔ اِسْتَطَارَ: طَارَ بمعنی کسی پردار جانور یا چیز کا ہوا میں اُڑنا اور طائر بمعنی پرندہ ہے (ج طیر) اور استطار بمعنی کسی چیز کا ہوا میں بلند ہو کر پھیلنا اور بکھر جانا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا (۷۶/۷) وُہ لوگ نذریں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے جس کی سختی پھیل رہی ہو گی خوف رکھتے ہیں۔

ماحصل: (۱) اِنْبَثَّ: متفرق ہونا اور دُور دُور تک پھیل جانا۔ (ارادہ کا دخل نہیں ہوتا)

(۲) اِنْتَشَرَ: مجمع کا متفرق ہونا اور اپنی اپنی راہ لینا۔ (اپنے ارادہ سے)

(۳) اِنْفَضَّ: کسی چیز کے پورے اجزاء کا آہستہ آہستہ متفرق ہونا اور پراگندہ ہوتے جانا۔

(۴) انتثر: متفرق ہونا اور گر پڑنا (غیر جاندار چیزوں کے لیے آتا ہے)۔

(۵) استطار: کسی چیز کا فضا میں بکھر کر پھیل جانا۔ نیز دیکھیے اٹھانا۔

بکھیرنا کیلئے دیکھیے پھیلانا اور اڑانا۔

بگاڑ " " خرابی ——— بگاڑنا کیلئے دیکھیے فساد کرنا۔

بلانا " " پکارنا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(۲) هٰذَا فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ۔ (۳۸/۵۷) (۱) یہ کھولتا ہوا گرم پانی اور پیپ (ہے) اب اس کے مزے چکھیں (جالندھریؒ)

(۲) یہ ہے۔ اب اس کو چکھیں گرم پانی اور پیپ (عثمانیؒ)

۳۔ صدید: امام راغب کے نزدیک اس کے معنی "پیپ جو گوشت اور چمڑے کے درمیان حائل ہو جاتی ہے۔" (مف) اور یہ غالباً صَدّ کے معنی کے لحاظ سے تعریف کی گئی ہے۔ صاحب منجد اس کے معنی "خون ملی پیپ یا کچلھو" لکھتے ہیں۔ اور یہی صحیح معلوم ہوتا ہے۔ اور صاحب فقہ اللغۃ اس کے معنی "زخم میں پانی اور خون کی آمیزش لکھتے ہیں (ف۔ل ۱۱۸) ارشادِ باری ہے:

مِنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ (۱۴/۱۶) اس کے پیچھے دوزخ ہے۔ اور اُسے پیپ کا پانی دیا جائے گا۔

ماحصل: (۱) غسلین: زخموں کا دھوون، خون، پیپ اور میل کچیل کا ملا جلا مجموعہ۔

(۲) غسّاق: بدبودار، ٹھنڈا پانی یا بہتی ہوئی پیپ۔

(۳) صدید: پیپ، خون اور پانی کی آمیزش۔ کچلھو۔

۴۵۔ پیٹھ ـــ پُشت

کے لیے ظَهْر[1]، دُبُر[2] اور صُلْب[3] کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ ظَهر: مقعد کے اوپر گردن تک پچھلا بیرونی حصہ (مف) اور اس کی جمع ظہور آتی ہے۔ قرآن میں ہے:

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ (۸۴/۱۰) اور جس کا نامۂ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا۔

۲۔ دُبُر: بمعنی مقعد اور ہر چیز کا پچھلا حصہ (مف). جمع ادبار اور اس کی ضد قُبُل ہے۔ دُبر اور ادبار بعد یا پیچھے کے معنوں میں بھی آتا ہے۔ دبر الصلوۃ اور ادبار السجود (۵۰/۴۰) کے معنی بعد از نماز ہے۔ اسی طرح وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ (۱۵/۶۵) کا معنی "اور خود ان کے پیچھے پیچھے چل" ہے۔ گویا دُبر کا لفظ ظہر سے زیادہ وسیع مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ قرآن میں ہے:

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ۔ (۵۴/۴۵) عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور یہ لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔

۳۔ صُلب: صَلَبَ الْعَظْمَ بمعنی ہڈی سے چربی نکالنا۔ اور صلب ریڑھ کی ہڈی کی چربی اور گودا کو کہتے ہیں (منجد) اور چونکہ یہ ہڈی پشت کے درمیان ہوتی ہے لہٰذا اس کا ترجمہ پشت یا پیٹھ ہی کر لیا جاتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ (۸۶/۷) جو پیٹھ اور سینے کے بیچ میں سے نکلتا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

(۵) سَالَ: میں پانی یا کسی مائع چیز کے صرف بہنے کا تصور پایا جاتا ہے۔
(۶) جَرٰی: معمولی رفتار سے پانی یا کسی دوسری چیز کا دیر تک یا دُور تک بہتے یا چلتے جانا۔
(۷) فاض: محض کثرت کی وجہ سے پانی یا کسی دوسری چیز کا بہنے لگنا۔ (OVER FLOW)

۱۲۔ چلنا

کے لیے مَشٰی، دَبَّ، اِنْطَلَقَ، سَلَكَ، سَرَبَ، سَرٰی، دَأَبَ، مَضٰی، نَقَبَ، سَارَ (سیر) قَصَّ اور رَجِلَ (رِجَالًا) کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ مَشٰی: بمعنی ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف قصد اور ارادہ سے چلنا (مف) قدم بہ قدم چلنا۔ چلنا پھرنا۔ عام رفتار سے چلنا۔ (فل ۱۲۶) چلنا کے لیے بالعموم یہی لفظ استعمال ہوتا ہے قرآن میں ہے:

وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ (۲۵/۷) — اور کافر کہتے ہیں یہ کیسا رسول ہے۔ کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے۔

۲۔ دَبَّ: عام رفتار سے تھوڑی ہلکی رفتار سے چلنا (حرکة علی الارض اخف من المشی) (م۔ل) رینگنا، سانپ کی طرح چلنا یا بچہ جو ہاتھ پاؤں پر چلنا سیکھتا ہے سب اس میں شامل ہے (م۔ق) اور جو بھی زمین پر چلتا پھرتا ہے وُہ دابۃ ہے۔ (م۔ل) قرآن میں ہے:

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا (۱۱/۶) — اور زمین پر کوئی چلنے پھرنے والا نہیں مگر اُس کا رزق خدا کے ذمہ ہے۔

۳۔ اِنْطَلَقَ: طَلَقَ بمعنی کسی بندھن سے آزاد کرنا (مف) اور انطلق بمعنی کسی توقف کے بعد چلنا۔ چل کھڑا ہونا۔ روانہ ہونا۔ قیدی کا رہائی کے بعد روانہ ہونا یا چُپ رہنے کے بعد گفتگو شروع کرنا۔ ارشاد باری ہے:

(۱) فَانْطَلَقَا حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ (۱۸/۷۱) — پھر وُہ دونوں چل کھڑے ہوئے حتیٰ کہ ایک کشتی میں سوار ہوتے۔

(۲) وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ (۲۶/۱۳) — (موسیٰ نے عرض کی) اور میری زبان نہیں چلتی سو ہارونؑ کی طرف بھی وحی بھیج (کہ میرا مددگار رہے)۔

۴۔ سَلَكَ: دو معنی میں استعمال ہوتا ہے (۱) کسی رستہ کو پکڑے چلے جانا اور ادھر ادھر نہ ہونا (منجد) رستہ پر چلنا اور چلانا (مف) قرآن میں ہے:

ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا (۱۶/۶۹) — (اے شہد کی مکھی) ہر قسم کے میوے کھا اور اپنے پروردگار کے صاف رستوں پر چلتی جا۔

اور (۲) نفوذ الشیٔ فی الشیٔ (م ل) یعنی ایک چیز میں دوسری کا نفوذ کرنا۔ داخل ہو جانا، کرنا۔ پرونا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ (۲/۱۸۷) — اسیطرح اللہ تعالیٰ اپنی نشانیاں لوگوں کے سامنے کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ وُہ پرہیزگاری اختیار کریں (ڈریں۔ بچیں)

۵۔ حَذَرَ: بمعنی کسی خوف زدہ کرنے والی چیز سے بچنا یا دُور رہنا (مف) کسی خطرہ سے ہوشیار رہنا، چوکنا رہنا۔ بچنا (منجد) ہے۔ حذر میں خطرہ کبھی یقینی ہوتا ہے کبھی ظنی۔ تاہم احتیاط سے اس خطرہ سے بچ سکتے ہیں (فق ل ۲۰۰) جیسے بجلی کا ٹرانسمیٹر یا ننگے تار۔ قرآن میں ہے:

يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ (۲/۱۹) — وُہ موت کے ڈر کے مارے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں دے لیتے ہیں۔

اور حِذْر بچاؤ کے سامان کے معنی میں بھی آتا ہے۔ ارشادِ باری ہے "خُذُوْا حِذْرَكُمْ (۴/۷۱)" یعنی اپنے ہتھیار سنبھال لو۔ یا کسی بھی دوسرے ذریعے سے اپنی حفاظت اور بچاؤ کا خیال رکھو۔

۶۔ رَاعَ: بمعنی گھبرا دینا اور بمعنی تعجب میں ڈالنا (منجد) رَوْع بمعنی دل اور رَوَّعَ بمعنی خوف زدہ کرنا۔ گھبرا دینا۔ اور نَاقَةٌ رَوْعَاءُ بمعنی ڈرپوک اونٹنی (مف) اور اَلرَّوْع سے مراد ایسی کیفیت ہے کہ انسان کسی واقعہ سے متعجب بھی ہو اور اسے کوئی موہوم خطرہ بھی نظر آرہا ہو جس کی وجہ سے وُہ گھبرا جائے۔ قرآن میں ہے:

فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ (۱۱/۷۴) — پھر جب حضرت ابراہیمؑ کا ڈر جاتا رہا۔

۷۔ اَوْجَسَ: وَجَسَ بمعنی پوشیدہ ہونا (کان کا) آہٹ محسوس کرنا۔ سنی ہوئی بات سے ڈر محسوس کرنا (منجد) اور اَوْجَسَ بمعنی ڈر کو چھپانے کی کوشش کرنا۔ اور چہرہ پر ڈر کے آثار ظاہر نہ ہونے دینا۔ قرآن میں ہے:

فَلَمَّا رَآٰ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً (۱۱/۷۰) — جب حضرت ابراہیمؑ نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں بڑھتے تو اُن کو اجنبی سمجھا اور اُن سے اپنے ڈر کو چھپایا۔

۸۔ وَجَفَ: بمعنی مضطرب ہونا۔ دل دھڑکنا۔ اور بمعنی خوف سے گرنا (منجد) وَجَفَ میں دو باتیں پائی جاتی ہیں۔ بے قراری اور ڈر۔ اور انہی باتوں سے دل دھڑکنے لگتا ہے۔ قرآن میں ہے:

قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ (۷۹/۸) — اسدن (لوگوں کے) دل خائف ہو رہے ہوں گے (جالندھری) دھڑکنے والے دل۔ (عثمانیؒ)

۹۔ وَجِلَ: بمعنی دل ہی دل میں ڈر محسوس کرنا (مف) اور بمعنی رونگٹے کھڑے ہونا (م۔ ق) ڈر میں بڑھ جانا۔ بوڑھا ہونا (منجد) اور بمعنی کوتاہی کی وجہ سے کسی سے ڈرنا اور بے چین ہونا (فق۔ ل ۲۰۲) ارشادِ باری ہے:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ (۸/۲) — مومن تو وُہ ہیں کہ جب خدا کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔

۱۰۔ رَهِبَ: رَهِبَ ایسے خوف کو کہتے ہیں جس میں اضطراب اور احتیاط بھی شامل ہو (ضد رَغِبَ) اور رَاهِب بمعنی خدا سے ڈرنے والے لوگ۔ گوشہ نشین اور عبادت گزار۔ اسی سے رهبانیت ہے یعنی لذاتِ دُنیا کا چھوڑ بیٹھنا (منجد) اور بمعنی طول الخوف واستمرارہ (فق ل ۲۰۰) یعنی ڈرتے رہنا۔ ارشادِ باری ہے۔

اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ — وُہ لوگ بھلائیوں کی طرف دوڑتے تھے اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ غَدًا: غَدٌ بمعنی آنے والا کل۔ آج سے بعد آنے والا دن (TOMORROW) اور غَدْوَۃ دن چڑھنے کے بعد اشراق اور بُکْرَۃ کے بعد تیسری گھڑی کو کہتے ہیں۔ اور غَدَا بمعنی دوسرے دن پہلے پہر کوئی کام کرنا۔ پھر اس لفظ کا استعمال بھی کسی دن غُدْوَۃ یا پہلے پہر کوئی کام کرنے کے لیے ہونے لگا۔ ارشادِ باری ہے:

وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ (۳/۱۲۱) — اور جب آپ صبح کے وقت گھر سے روانہ ہو کر مومنوں کو (لڑائی کے لیے) مورچوں پر متعین کرنے لگے۔

۴ــــــ صبر کرنا

کے لیے صَبَرَ اور قَنَعَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ صَبَرَ: بمعنی کسی تکلیف یا صدمہ پہنچنے پر اسے برداشت کر جانا اور بیقراری و جزع و فزع کا اظہار نہ کرنا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

فَصَبَرُوا عَلَىٰ مَا كُذِّبُوا وَأُوذُوا حَتَّىٰ أَتَاهُمْ نَصْرُنَا (۶/۳۴) — تو وہ پیغمبر اس تکذیب اور ایذا پر صبر کرتے رہے یہاں تک کہ ان کے پاس ہماری مدد پہنچ گئی۔

۲۔ قَنَعَ: بمعنی جو کچھ حصہ میں آئے اس پر صبر کرنا (منجد) اور قَنَاعَت بمعنی ضروریاتِ زندگی سے متعلق تھوڑی چیز پر راضی ہونا (مف) تھوڑی چیز پر صبر و شکر کرنا اور کسی کے سامنے شکوہ شکایت نہ کرنا ہے (مف) ارشاد باری ہے:

فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ (۲۲/۳۶) — تو جب یہ (قربانی کے جانور) پہلو کے بل گر پڑیں تو ان میں سے خود بھی کھاؤ اور صبر سے بیٹھ رہنے والوں کو بھی کھلاؤ۔

ماحصل: (۱) صبر: مصائب و مشکلات پڑنے پر برداشت کر جانا۔
(۲) قناعت: ضروریاتِ زندگی میں تھوڑے پر صبر و شکر کرنا۔

۵ــــــ صلح

کے لیے صُلْح اور سَلْم کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ صُلْح: اَلْإِصْلَاح کی ضد فساد بمعنی بگاڑ ہے۔ اور اَصْلَحَ بمعنی بگاڑ کو درست کرنا۔ اور صُلْح ان فریقین کے درمیان باہمی سمجھوتہ کو کہتے ہیں جن میں پہلے سے بگاڑ، جھگڑا یا لڑائی موجود ہو۔ ارشادِ باری ہے:

(۱) وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا — اور اگر مومنوں میں سے کوئی دو فریق آپس میں لڑ پڑیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲- لِیْنَۃ: عجوہ (کھجور کی ایک عمدہ قسم) کے علاوہ ہر قسم کی کھجور کا درخت اور اس کا پھل (منجد فل ۱۱۶) ارشادِ باری ہے:

مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّیْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ (۵۹/۵) — کھجور کے جو درخت تم نے کاٹ ڈالے یا انہیں اپنی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا تو یہ سب کچھ اللہ کے حکم سے تھا۔

۳- رُطَب: بمعنی تر و تازہ کھجور (پھل) (ف ل ۴۶) ارشادِ باری ہے:

تُسٰقِطْ عَلَیْكِ رُطَبًا جَنِیًّا (۱۹/۲۵) — تر و تازہ کھجوریں تم پر جھڑ پڑیں گی۔

۳۷ ـــــ کھڑا کرنا ـ ہونا

کے لیے قَامَ اور اَقَامَ (قوم)، وَقَفَ، نَتَقَ، نَشَزَ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱- قَامَ: بمعنی کھڑا ہوا (ضد جَلَسَ اور قَعَدَ) معروف لفظ ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى (۴/۱۴۲) — منافق لوگ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو ڈھیلے ڈھیلے اور سست کھڑے ہوتے ہیں۔

اور اَقَامَ بمعنی کھڑا کرنا کھڑا کر دینا۔ قائم کرنا۔ سیدھا کھڑا کر دینا۔ پڑی چیز کو راستی سمت میں کر دینا۔ (م-ل) ارشادِ باری ہے:

فَوَجَدَا فِیْهَا جِدَارًا یُّرِیْدُ اَنْ یَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ (۱۸/۷۷) — پھر ان دونوں نے ایک دیوار دیکھی جو گرا چاہتی تھی تو خضرؑ نے اُسے سیدھا کر دیا۔

۲- وَقَفَ: بمعنی کام کرتے کرتے یا چلتے چلتے کچھ وقت کے لیے رک جانا۔ بے حس و حرکت کھڑا ہونا (م-ق) ٹھہر جانا اور ٹھہرا لینا متعدی و لازم دونوں طرح آتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

(۱) لازم: وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ (۶/۳۰) — اور کاش تم انھیں (اس وقت) دیکھو جب یہ اپنے پروردگار کے رُو برو کھڑے کیے جائیں گے۔

(۲) متعدی: وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْـُٔوْلُوْنَ (۳۷/۲۴) — اور انھیں ٹھہرائے رکھو کہ ان سے (کچھ) پوچھنا ہے۔

۳- نَتَقَ: بمعنی ہلانا۔ بلند کرنا۔ پھیلانا۔ (منجد) اور بمعنی کسی چیز کو کھینچ کر ڈھیلا کر دینا (مف) اور بمعنی کسی چیز کو اتنے زور سے ہلانا کہ وہ اپنی جڑ پر تو قائم رہے مگر ایک طرف جھک جائے (م-ل پنجابی میں اس مفہوم کے لیے "الارنا" مخصوص لفظ ہے جو اس کا صحیح مفہوم ادا کرتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ (۷/۱۷۱) — اور جب ہم نے ان (کے سروں) پر پہاڑ اٹھا کر کھڑا کیا گویا وہ سائبان تھا اور انھیں یقین ہو گیا کہ وہ اُن پر گرنے کو ہے۔

۴- نَشَزَ: بمعنی اٹھ کھڑا ہونا۔ نشز الرجل جو آدمی بیٹھا ہوا تھا وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اور نشز عن مکانہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے نفع ونقصان کا مالک صرف اللہ ہے اور وہی پرستش ونیاز کے لائق ہے جیسے فرمایا:

وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ (۲/۱۶۳) — اور تمہارا معبود صرف ایک ہی حقیقی معبود ہے۔ اس کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔

اور دوسرے مقام پر یُوں بیان فرمایا:

اَللّٰهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ (۲/۲۵۵) — اللہ ہی معبود برحق ہے، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں!

اور لفظ اللہ پر یا (حرف ندا) داخل نہیں ہوتا بلکہ اَللّٰهُمَّ (بمعنی اے اللہ) آتا ہے جیسے فرمایا:

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ (۳/۲۶) — کہو کہ اے اللہ تو ہی بادشاہی کا مالک ہے جسے چاہتا ہے بادشاہی بخشتا ہے۔

ماحصل: اَللّٰه: کائنات کی ہر چیز کا خالق۔ رب اور ان پر لامحدود اقتدار واختیار ہونے کی وجہ سے عبادت کے لائق۔

اِلٰه: ہر وُہ چیز جو کسی کے عقیدہ کے مطابق اس کے لیے دفعِ مُضرت یا جلبِ منفعت کی قدرت رکھتی ہو۔ اور اسی وجہ سے وُہ اسے عبادت کے لائق سمجھے۔

۳۵ — مقدُور حیثیت

کے لیے وُجْد، سَعَۃ اور قَدْر کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں۔ اور یہ تینوں الفاظ کسی شخص کی معاشی حالت یا گزران کی کیفیت کو ظاہر کرتے ہیں۔

۱۔ وُجْد: وَجَدَ بمعنی پانا۔ اور وُجْد بمعنی موجود۔ موجودات یعنی ضروریاتِ زندگی میں سے جو کچھ کسی کے پاس موجود ہو۔ ارشادِ باری ہے:

أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُجْدِكُمْ (۶۵/۶) — (مطلقہ) عورتوں کو (ایامِ عدت میں) اپنے مقدور کے مطابق وہیں رکھو جہاں تم خود رہتے ہو۔

۲۔ سَعَۃ: بمعنی فراخی۔ گنجائش۔ آسُودہ حالی۔ یہ لفظ انسان کی آسودہ حالی کا درجہ متعین کرنے کے لیے آتا ہے۔ اس میں تنگدستی کا تصور نہیں پایا جاتا۔ ارشادِ باری ہے:

لِيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ مِنْ سَعَتِهِ (۶۵/۷) — صاحبِ وسعت کو اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرنا چاہیے۔

۳۔ قَدْر: یہ لفظ اپنی اصل کے لحاظ سے تنگدستی کی حالت اور اس کا درجہ متعین کرنے کے لیے آتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ (۱۳/۲۶) — اللہ تعالیٰ جس کا رزق چاہتا ہے فراخ کر دیتا ہے اور جس کا چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔

لیکن یہ لفظ تنگدستی اور آسودگی دونوں کے درجات متعین کرنے کے بھی قرآن کریم نے استعمال

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑا صدمہ پہنچا۔ اس موقعہ پر شیطان نے یہ پٹی پڑھائی کہ اب اس مشکل کا حل یہ ہے کہ ان حضرات کے مجسمے بنالو۔ انہیں دیکھ کر تمہیں خدا یاد آجایا کرے گا اور تمہاری آرزو پوری ہو جائے گی۔ چنانچہ لوگ اس بات پر لگ گئے اور ان کے مجسمے بنا کر اپنی مسجدوں میں رکھ دیئے۔ ابتداءً تو اس کا وہی اثر ہوا جو شیطان نے بتلایا۔ مگر بعد کے لوگ انہیں کو خدا سمجھنے لگے اور ان کے پجاری بن گئے ____ جب حضرت نوح ؑ نے انہیں اس کام سے روکا تو بجائے سمجھنے کے یہ لوگ اس عقیدہ میں اور پکے ہوگئے اور نوح ؑ کے مخالف بن گئے اور ایک دوسرے کو تلقین کرنے لگے کہ:

وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ	اور کہنے لگے کہ نوح ؑ کی باتوں پر لگ کر اپنے معبودوں
وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ	کو ہرگز نہ چھوڑنا۔ نہ ود کو، نہ سواع کو اور نہ ہی یغوث،
وَنَسْرًا (۷۱/۲۳)	یعوق اور نسر کو ترک کرنا۔

۶۔ بَعْل، لغوی معنی مالک۔ آقا۔ سردار۔ خاوند۔ قدیم زمانے میں سامی اقوام اس لفظ کو الٰہ یا خداوند کے معنوں میں استعمال کرتی تھیں اور ایک خاص دیوتا کو بَعْل کے نام سے موسوم کر رکھا تھا۔ بابل سے لیکر مصر تک پورے مشرقِ اوسط میں بعل پرستی پھیلی ہوئی تھی۔ بنی اسرائیل جب مصر سے فلسطین آکر آباد ہوئے اور ان لوگوں سے شادی بیاہ ہوئے تو یہ مرض ان میں بھی پھیل گیا۔ بعل کے نام کا ایک مذبح بھی بنا ہوا تھا جس پر قربانیاں کی جاتی تھیں۔ اس شرک کو حضرت سموئیل ؑ، طالوت، داؤد اور سلیمان نے ختم کیا۔ لیکن بعد میں پھر فلسطین کی اسرائیلی ریاست بعل پرستی میں مبتلا ہوگئی (تفہیم القرآن) حضرت الیاس کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرما کر بعلبک کی طرف بھیجا۔ یہاں کے باشندے اسی بعل پرستی میں مبتلا تھے

ارشاد باری ہے:

اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ	حضرت الیاس ؑ نے کہا کیا تم بعل کو پکارتے ہو)
الْخَالِقِيْنَ (۳۷/۱۲۵)	اور سب سے بہتر خالق کو چھوڑ دیتے ہو؟

ب۔ دیویاں ۷ تا ۹۔ لات۔ عزّیٰ۔ منات، مشرکین کا یہ دستور ہمیشہ سے چلا آتا ہے کہ وہ ایک اللہ کو صرف خدائے برتر کی حیثیت سے مانتے ہیں۔ پھر اس کی مختلف صفات کو مختلف چھوٹے خداؤں یا دیوتاؤں سے مختص کر دیتے ہیں۔ پھر اسی پر بس نہیں کرتے بلکہ دیوتاؤں سے دیویاں بھی بنا لیتے اور ان کی پرستش شروع کر دیتے ہیں۔ ان کا نظریہ یہ ہوتا ہے کہ ان کی پوجا پاٹ اور نذر و نیاز بڑے خدا سے قرب کا ذریعہ ہے۔ دیوی۔ دیوتاؤں کا یہی تصور مصر، یونان، ہندوستان اور عرب میں بھی رائج تھا۔ عرب کے مشرکین جن دیویوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے تھے ان میں سے تین کا ذکر قرآن کریم نے کیا ہے۔

لَات، یہ اِلٰہ کا مؤنث ہے لات کا استھان یا آستانہ طائف میں تھا اور بنی ثقیف اس کے معتقد تھے۔

عُزّٰی، عزیز سے مؤنث ہے بمعنی عزت والی۔ یہ قریش کی خاص دیوی تھی! اور اس کا استھان یا آستانہ مکہ اور طائف کے درمیان وادی نخلہ میں حراض کے مقام پر واقع تھا۔

مَنَات، کا استھان یا آستانہ مکہ اور مدینہ کے درمیان بحر احمر کے کنارے قدید کے مقام پر واقع تھا۔ بنو خزاعہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ